pdf scan
اسلامی فاونڈیشن بنارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَے شہنشاہِ مدینہ الصّلوٰۃ والسّلام

جشن ولادت حضور شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے مبارک موقع پر نورانی تحفہ

نماز کی اہمیت اور
نماز چھوڑنے کا دردناک انجام

(سلسلہ اشاعت ۲)

مؤلف

الحاج صوفی محمد نورالاسلام نورآنی قادری، بنارس

ناشر: ''نورانی اجتماعِ پاک''

مسجد نورانی مدینہ (چھوٹی)، چھتہ تلے، چوک، وارانسی (یوپی)

موبائیل نمبر: 9305868448

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : نماز کی اہمیت اور نماز چھوڑنے کا دردناک انجام

مؤلف : الحاج صوفی محمد نورالاسلام نورآنی قادری، بنارس

نظر ثانی : ماسٹر سید یعقوب احمد، حوض کٹورہ، بنارس

کمپوزر : محمد فاران، چھتہ تلے، بنارس

ناشر : نورانی اجتماعِ پاک، چھتہ تلے، بنارس

صفحات : ۲۴ (چوبیس)

تعداد اشاعت : ۶۰۰۰ اردو و ۶۰۰۰ ہندی

پہلا ایڈیشن : ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ - دسمبر ۲۰۱۵ء

ہدیہ : مفت (فی سبیل اللہ)

طباعت : سراج احمد پروپرائٹر خورشید بک ڈپو، لعل کنواں، دہلی

کتاب ملنے کا پتہ: **صوفی بک ڈپو** (محمد ظفر الاسلام)

دالمنڈی، وارانسی موبائیل نمبر: 09794486759

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نَحمَدہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن

شاید کے اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ قوم کی اصلاح وتربیت کے لئے جذبۂ جہاد کی ضرورت ہے۔ ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر'' (نیکیوں کا حکم دینا، برائیوں سے روکنا) ایک اہم فریضہ ہے جسے مسلمان بہت تیزی سے بھولتا جارہا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ''خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ۔ (لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہونچائے) اور ''اَلدِّیْنُ النُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِم (دین ہر مسلمان بھائی کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کا نام ہے) لہٰذا ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی نفع رسانی وخیر خواہی کے لئے کمر بستہ ہو جانا چاہئے۔ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خلاف اُٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کی تاکید کریں۔ بیشک نماز تمام برائیوں سے بچاتی ہے۔ انسان کی کامیابی اسی میں ہے جو خدائے وحدہٗ لاشریک کے سامنے سربہ سجود ہو جائے۔ تمام عبادات میں نماز کو ایک امتیازی حیثیت ہے۔ زکوٰۃ، حج صاحب نصاب پر ایک سال میں ایک بار فرض ہوتی ہے اور رمضان کے روزے بھی گیارہ مہینے گزارنے کے بعد آتے ہیں مگر نماز ایک ایسی لازوال عبادت ہے جو تمام صغیر وکبیر، امیر

وغریب اور مرد وعورت پہ بغیر امتیاز کے ایک دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ یہ وہی عبادت ہے جس کے متعلق حکم ہے کہ بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کی پابندی کراؤ اور اگر دس سال کا ہو جائے تو مار مار کر پابندی کرائی جائے۔ اور یہ وہ عبادت ہے جس کے متعلق قیامت کے دن سب سے پہلے پوچھا جائے گا اِنَّ اَوَّلُ مَایُحَاسِبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الصَّلَاۃُ (نسائی) نماز ہی وہ عبادت ہے جس کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ذمے میں لے لیا اور برملا اعلان کر دیا ہے۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّۃِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَام (رواہ احمد والبیہقی) یعنی جس نے نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمے (شفاعت) سے بری ہو گیا۔ اگر کوئی نبی کے ذمے سے آزاد ہو جائے گا تو کس کے پاس جائے گا کس کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز چھوڑ دی، اُس نے دین کو ڈھا دیا۔ قیامت کے دن بندہ سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ ٹھیک رہی تو باقی اعمال بھی انشاء اللہ ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ خراب ہوئی تو اس کے سارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ خائب وخاسر (ناکام ونامراد) ہوگا۔

میرے بھائیو! دیکھا آپ کے نماز چھوڑنے پر کیا وعید کی گئی گویا کہ نماز چھوڑنے کو دین ڈھا دینے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ آپ دن بھر میں کتنی نمازیں چھوڑا کرتے ہیں اور کتنی مرتبہ مساجد کا رُخ نہیں کرتے، اپنا محاسبہ خود کیجئے۔ اس لئے کہ آقائے نامدار فرماتے ہیں فقد ھدم الدّین۔ بیشک دین کو ختم کر دیا۔ دین کے ستون کو گرا دیا اپنے نبی کے اقوال کا اُلٹا کیا۔ اس سے بڑھ کر ترکِ نماز کی اور کیا وعید ہو سکتی ہے؟

میرے بھائیو! اب بھی موقع ہے کہ نماز کا دامن تھام لو، نماز کے خرمن میں اپنا بسیرا کرو، نبی کے اقوال کو اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھو۔ جس نے نماز کو ضائع کیا بیشک وہ کل قیامت کے دن فرعون وہامان کے ساتھ ہوگا اور جو ان کافروں بدبختوں کے ساتھ ہوگا وہ اپنا انجام سمجھ لے۔ ان آیات وحدیث سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز تمام عبادتوں میں سب سے افضل اور مہتم بالشّان ہے۔ نماز کا صحیح وقت پر ادا کرنا خدا اور رسول کی خوشنودی اور آخرت میں نجات وکامیابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ جلّ شانہ تمام مسلمانوں کو نماز پنج گانہ باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یا اللہ

تو اگر چاہے تو قطرے کو سمندر کردے
ذرۂ خاک کو خورشید سے برتر کردے
بازوئے خستہ کو فولاد کی قوت دے دے
مردِ مسلم کو کچھ احساس کی دولت دے دے
نورِ حق سے دلِ مسلم کو فروزاں کردے
یا خدا پھر سے مسلماں کو مسلماں کردے

طالب دعا
خادم محمد نورالاسلام نورؔانی قادری
دالمنڈی، وارانسی

انتساب

مالک ھر جہاں، ذات لاشریک کے نام
جس نے ہمیں دین اسلام کی ہدایت دی ہمیں خیرِ اُمّت بنایا

ترا ذکر رازِ نجات ہے کہ یہی اساسِ حیات ہے
رہے لب پہ نام سدا تیرا، تیری شان جلّ جلالہٗ
تو رحیم ہے تو کریم ہے تو علیم ہے تو خبیر ہے
تیرے وصف تو ہیں ہزار ہا، تیری شان جلّ جلالہٗ

انتساب ثانی

سرکارِ مدینہ راحت قلب وسینہ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام

میرا ورد شام و سحر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
میرا علم میرا ہنر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
توجہ سے سرکارِ عالی کی ہوگا
مقدر میرا اوج پر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ
نماز مومنوں کی معراج ہے

تمام حمد وثنا کا سزاوار اللہ ہے جو سب سے ارفع واعلیٰ اور بلند وبالا ہے، اس کے بہترین نام اور اعلیٰ ترین صفات ہیں، وہی اوّل وآخر اور ظاہر وباطن ہے اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے، میں اس کے تمام احسانات وانعامات پر اسی کی حمد وثنا اور شکر ادا کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ اس وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کے آل واصحاب پر اور ان کے پیروانِ حق پر بے شمار درود وسلام نازل فرما۔ امابعد!

اللہ کے بندو! اپنے دلوں میں اللہ کا تقویٰ پیدا کرو اس کے ذکر وشکر میں مصروف رہو، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اسی کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر وثواب اور بہت بڑے انعام کا وعدہ فرمایا ہے، ارشاد ہے: فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ۔ (البقرہ:۱۵۲) تم مجھے یاد کرتے رہو میں تمہیں یاد کرتا رہوں گا اور میرا احسان مانتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

برادرانِ اسلام! توحید ورسالت کے اقرار کے بعد اسلام نے اپنے پیروکار کو

سب سے زیادہ تاکید جس رکن کو بجا آوری کے لئے فرمائی وہ ''نماز'' ہے۔قرآن کریم میں تقریباً ۷۰۰ مقامات پر نماز کے احتمام کا حکم فرمایا گیا ہے جس سے نماز کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے۔نماز اسلام کی وہ واحد عملی عبادت ہے جب تک کسی بالغ وبالغہ کی ہوش وہواس درست ہے وہ نماز سے سبکدوش نہیں ہوسکتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور جماعت سے نماز پڑھنا میری سنت ہے۔

شارع یعنی سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کی اس درجہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک نابینا خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، کہا یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا نہیں ہے کہ مجھے ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے آیا کرے۔ مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا ہو، اجازت فرمائی، جب وہ چلے پھر بلایا اور ارشاد فرمایا، اذان کی آواز تمہیں پہنچتی ہے عرض کی ہاں، فرمایا تو مسجد میں حاضر ہو۔

عبداللہ بن ام المکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ یہ بھی آنکھوں سے معذور تھے، حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ مدینہ طیبہ میں سانپ، بچھو، بھیڑیئے بہت ہیں کیا مجھے اجازت ہے کہ گھر میں نماز پڑھ لیا کروں، فرمایا کیا تمہیں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کی آواز پہنچتی ہے، عرض کی ہاں، فرمایا تو مسجد میں حاضر ہو۔

نابینا کہ اٹکل نہ رکھتا ہو نہ کوئی لے جانے والا خصوصاً جب سانپ، بھیڑیوں کا اندیشہ ہو تو ضرور رخصت ہے مگر حضور نے انھیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں اور جو بلا عذر گھر میں نماز پڑھتے اور مسجد میں حاضر نہ ہوکر ضلالت وگمراہی میں پڑتے ہیں، اگر تم لوگ اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے، ابوداؤد میں ہے البتہ تم کفر کرو گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

نماز کی فضیلت

فرمانِ الٰہی ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مَوْقُوْتًا۔ بے شک نماز مسلمانوں پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔ (کنزالایمان، پ ۵، ع ۱۲)

سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کیں، جو شخص انہیں باعظمت سمجھتے ہوئے مکمل شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جنت میں اس کو داخل فرمائے گا اور جو نماز کو ادا نہیں کرتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو جنت میں داخل فرمادے۔

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ پانچ نمازوں کی مثال تم میں سے کسی ایک کے گھر کے ساتھ بہنے والی وسیع خوشگوار پانی کی نہر جیسی ہے جس سے وہ دن میں پانچ مرتبہ نہاتا ہے، کیا اس کے جسم پر میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کی نہیں، آپ نے فرمایا جیسے پانی میل کچیل کو بہالے جاتا ہے اسی طرح پانچ نمازیں بھی گناہوں کو بہالے جاتی ہیں۔

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نمازیں اپنے اوقات کے مابین سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا جائے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو کھا جاتی ہیں۔

نماز کی تاکید میں ارشاداتِ نبویہ

مسند احمد اور مسلم شریف میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھ پر حد جاری فرمایئے اس نے ایک دو مرتبہ یہی بات کہی مگر حضور ﷺ نے توجہ نہیں فرمائی، پھر نماز پڑھی گئی۔ جب نماز سے آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا وہ آدمی کہاں ہے؟ اس نے عرض کی میں حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تو نے مکمل وضو کر کے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں! تو تو گناہوں سے ایسا پاک ہے جیسے تیری ماں نے تجھے جنا تھا، آئندہ ایسا نہ کرنا! اس وقت حضور ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ''نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں'' اور آپ کا ارشاد ہے کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشاء اور فجر کی نماز ہے وہ ان میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ اس نے نمازیں ضائع کر دی ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کی پروا نہیں کرے گا۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے دین کی عمارت کو ڈھا دیا۔

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کو ان کے اوقات میں ادا کرنا۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے جس نے مکمل پاکیزگی کے ساتھ صحیح اوقات میں ہمیشہ پانچ نمازوں کو ادا کیا قیامت کے دن نمازیں اس کے لئے نور اور حجت ہوں گی اور جس

نے انہیں ضائع کر دیا وہ فرعون اور ہامان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے توحید کے بعد نماز سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل فرض نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے پسندیدگی ہی کی وجہ سے فرشتوں کو اسی عبادت میں مصروف فرمایا ہے لہٰذا ان میں سے کچھ رکوع میں، کچھ سجدہ میں، بعض قیام میں اور بعض قعود کی حالت میں عبادت کر رہے ہیں۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ محمد ﷺ کی ذمہ داری (شفاعت) سے نکل گیا۔

مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی شفاعت کے مستحصین میں سے بنائے اور جنت میں آپ کی صحبت نصیب فرمائے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ کثرتِ سجود سے میری اعانت طلب کرو (یعنی کثرت سے عبادت کرو)۔

نیز کہا گیا ہے کہ انسان سجدہ میں رب کے بہت قریب ہوتا ہے چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے: وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔ اور سجدہ کر اور قریب ہو جا۔

فرمانِ نبوی ہے جب انسان سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے علیحدہ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس اسے سجدوں کا حکم دیا گیا اور اس نے سجدہ کر کے جنت پالی اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تھا مگر میں نے نافرمانی کی اور میرے لئے جہنم بنایا گیا۔

تارکِ نماز پر عذاب

دوزخیوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے ربِّ جلیل نے فرمایا کہ ان سے جہنم میں یہ

پوچھا جائے گا کہ ''تم کو جہنم میں کیا چیز لے گئی؟'' وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے والوں میں سے تھے جبکہ بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کیا کرتے تھے۔

صحاح ستہ کی چند احادیث

مسلم کی روایت ہے کہ آدمی اور شرک یا کفر کے درمیان فرق، نماز کا چھوڑ دینا ہے۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کے سوا اور کوئی فرق نہیں۔ ترمذی کی روایت ہے کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق ترکِ نماز ہے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑ دینا ہے۔ ترمذی وغیرہ کی روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور ان کے درمیان فرق نماز کا ہے جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کافروں جیسا کام کیا۔ طبرانی کی روایت ہے کہ جس نے عمداً نماز چھوڑ دی اس نے کھلم کھلا کافروں جیسا کام کیا ہے۔

طبرانی وغیرہ میں وہ بطریق حسن مروی ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کی وصیت فرمائی، کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھراؤ چاہے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے یا پھانسی پر لٹکا دیا جائے، عمداً نماز نہ چھوڑو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ دین سے نکل گیا۔ گناہ اور نافرمانی نہ کرو یہ اللہ تعالیٰ کے قہر کے اسباب ہیں اور شراب نہ پیو کیونکہ یہ گناہوں کا منبع ہے۔ (الحدیث)

ترمذی کی روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ترکِ نماز کے علاوہ کسی اور عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

صحیح حدیث میں ہے کہ بندے اور کفر ایمان کے درمیان فرق نماز ہے، جب اس نے نماز چھوڑ دی تو گویا اس نے شرک کیا۔ بزاز کی روایت ہے کہ جو نماز ادا نہیں کرتا اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جس کا وضو صحیح نہیں ہے اس کی نماز نہیں۔

طبرانی کی روایت ہے کہ جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں جس کا وضو صحیح نہیں اس کی نماز نہیں اور جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا دین نہیں رہا۔ جیسے وجود میں سر کا مقام ہے اسی طرح دین میں نماز کا مقام ہے۔

ابو نعیم کی روایت ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیتا ہے جس میں سے اسے داخل ہونا ہوتا ہے۔

طبرانی اور بیہقی کی روایت ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کا مال اور اہل و عیال سب کچھ ختم ہو گیا۔

حاکم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے گروہِ قریش! تم نماز ضرور ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کے لئے تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔

مسند احمد کی ایک مرسل روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں، جو شخص ان میں سے تین کو پورا کرتا ہے مگر ایک کو چھوڑ دیتا ہے اسے عذاب سے کوئی چیز نہیں بچائے گی اس لئے وہ چاروں پر عمل کرے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔

اصبہانی کی روایت ہے کہ جس نے عمداً نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو برباد کر دیتا ہے اور اسے اپنے ذمہ سے نکال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

جناب ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ترکِ نماز کفر ہے جس میں کسی کو

اختلاف نہیں ہے، فرمانِ الٰہی ہے: فَخَلَفَ مِنۡ م بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا اِلَّا مَنۡ تَابَ۔ پس ان کے بعد برے لوگ جانشین ہوئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی کی پیروی کی پس عنقریب وہ غیٔ میں جائیں گے مگر جس نے توبہ کی وہ محفوظ رہے گا۔

توبہ سے مراد ہے کہ جو نماز چھوٹ گئی اس سے توبہ کرے، چھوٹی نماز کی قضا پوری کرے اور آئندہ نماز نہ چھوڑنے کی عہد کرے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضائع کرنے کا یہ معنی نہیں ہے کہ بالکل نماز پڑھتے ہی نہیں بلکہ یہ کہ اسے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں۔

ضیاعِ صلوٰۃ کا کیا معنیٰ ہے؟

امام التابعین حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ضیاع سے یہ مراد ہے کہ ظہر کی عصر کے وقت اور عصر کی مغرب کے وقت اور مغرب کی عشاء کے وقت اور عشاء کی فجر کے وقت اور فجر کی سورج کے طلوع ہونے کے وقت کے قریب پڑھی جائے، جو شخص اس طریقہ سے نمازیں پڑھتا ہوا مر جائے اور اس نے توبہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ''غیٔ'' کا وعدہ فرمایا ہے جو جہنم کی ایک گہری اور عذاب سے بھرپور وادی ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ۔ (منافقون: پ ۲۸)

اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جس نے ایسا کیا پس وہ لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

مفسرین کی ایک جماعت کا قول ہے یہاں ذکر سے مراد نمازیں ہیں لہٰذا جو شخص نماز کے وقت اپنے مال کی وجہ سے جیسے اس کی خرید وفروخت وغیرہ میں مشغول ہو کر نماز سے غافل ہو گیا یا اپنی اولاد میں مشغول ہو کر نماز بھول گیا وہ نقصان پانے والوں میں سے ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن انسان کے سب اعمال سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا، اگر اس کی نمازیں مکمل ہوئیں تو وہ فلاح وکامرانی پا گیا اور اگر اس کی نمازیں کم ہو گئیں تو وہ خائب وخاسر ہے۔

اور فرمانِ الٰہی ہے: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔ پس وَیل ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو ان اوقات سے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں۔

وَیل کے معنی سخت عذاب ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وَیل جہنم کی ایک وادی کا نام ہے، اگر اس میں دنیا کے پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی شدید گرمی کی وجہ سے پگھل جائیں اور یہ وادی ان لوگوں کا مسکن ہے جو نمازوں میں سُستی کرتے ہیں اور ان کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھتے ہیں، ہاں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کر لیں اور گذشتہ اعمال پر پشیمان ہو جائیں تو اور بات ہے۔

مسند احمد کی بسندِ صحیح طبرانی اور صحیح ابن حبان کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن نماز کا تذکرہ فرمایا جس نے ان نمازوں کو پابندی سے ادا کیا، وہ نماز اس شخص کے لئے قیامت کے دن اس کے لئے نور، حجت اور نجات ہوگی اور جس شخص نے نمازوں کو ادا نہ کیا قیامت کے دن اس کے لئے نماز نور، حجت اور نجات نہ ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

بعض علماء کا کہنا ہے، ان لوگوں کے ساتھ تارک نماز اس لئے اُٹھایا جائے گا کہ

اگر اس نے اپنے مال واسباب میں مشغولیت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ قارون کی طرح ہو گیا اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر ملک کی مشغولیت میں نماز نہیں پڑھی تو فرعون کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اگر وزارت کی مشغولیت نماز سے مانع ہوئی تو وہ ہامان کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھے گا، اگر تجارت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھی تو وہ ابی بن خلف تاجر مکہ کی طرح ہے اور اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

بزاز نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کے معنی پوچھے "جو لوگ اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں" تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیتے ہیں۔ ابو لیلیٰ نے سند حسن کے ساتھ مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کا قول اپنی مسند میں نقل کیا ہے، مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کی ابا جان! آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کیا ہے "جو لوگ اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں" ہم میں سے کون ہے جو نہیں بھولتا اور اس کے خیالات منتشر نہیں ہوتے؟ انہوں نے جواب دیا اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ اس کا مطلب نمازوں کا وقت ضائع کر دینا ہے۔

قضاء صلوٰۃ پر وعیدیں

صحیح ابن حبان کی روایت ہے کہ جس کی نماز قضا ہو گئی تو گویا اس کا مال اور گھرانا تباہ ہو گیا۔ حاکم کی روایت ہے کہ جس نے بغیر کسی عذر شرعی کے دو نمازوں کو یکجا کیا تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازہ میں داخل ہوا۔ صحاح ستہ کی روایت ہے کہ جس کی نمازِ عصر قضا ہو گئی تو گویا اس کے اہل وعیال اور مال تباہ ہو گیا۔ ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ امام مالک کا قول ہے کہ اس سے مراد وقت کا نکل جانا ہے۔

مردِ مومن کی نماز

خطیب اور ابن النجار کی روایت ہے کہ نماز اسلام کی علامت ہے جس کا دل نماز کی طرف متوجہ رہا اور اس نے تمام شرائط کے ساتھ صحیح وقت پر صحیح طریقے سے نماز پڑھی وہ مومن ہے۔

طیالسی، طبرانی اور الضیاء فی المختارہ کی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رب تعالیٰ کا پیغام لے کر جبرئیل امین آئے اور کہا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ کی اُمّت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص انہیں صحیح وضو سے صحیح وقت میں صحیح رکوع اور سجود سے ادا کرے گا، میرا ان نمازوں کے سبب اس سے وعدہ ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور جس نے مجھ سے اُس عالم میں ملاقات کی کہ اس کی کچھ نمازیں کم ہیں تو میرا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہوں تو اسے عذاب دوں اور چاہوں تو اس پر رحم کروں۔

بیہقی کی حدیث ہے کہ نماز ترازو ہے، جس نے اسے پورا کیا وہ کامیاب رہا۔

دیلمی کی حدیث ہے کہ نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، صدقہ اس کی کمر توڑتی ہے، اللہ کے لئے لوگوں سے محبت اور علم دوستی اسے شکست فاش دیتی ہے، جب تم یہ اعمال کرتے ہو تو شیطان تم سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ جیسے سورج کے طلوع ہونے کی جگہ غروب ہونے کی جگہ سے دور ہے۔

صحیح وقت پر نماز کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے

بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں ایک آدمی نے حاضر ہو کر عرض کی مجھے بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو صحیح وقت میں ادا کرنا اور جس نے نماز چھوڑ دیا اس کا دین نہیں اور نماز دین کا ستون ہے۔ اسی لئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شدید زخمی کر دیئے گئے تو کسی نے آپ سے کہا امیر المومنین! نماز، آپ نے فرمایا بہت اچھا، بلا شبہ اس شخص کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے جس نے نماز کو ضائع کر دیا اور آپ نے نماز پڑھی حالانکہ آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

ذہبی کی روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جب بندہ اول وقت میں نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز آسمانوں کی طرف جاتی ہے اور وہ نورانی شکل میں ہوتی ہے یہاں تک کہ عرش الٰہی تک جا پہنچتی ہے اور نمازی کے لئے قیامت تک دعا کرتی رہتی ہے کہ اللہ تیری حفاظت فرمائے جیسے تو نے میری حفاظت کی ہے اور جب آدمی بے وقت نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز سیاہ شکل میں اوپر آسمانوں کی طرف چڑھتی ہے، جب وہ آسمان تک پہنچتی ہے تو اسے بوسیدہ (قنا پرانا) کپڑے کی طرح لپیٹ کر پڑھنے والے کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

ابوداؤد کی روایت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جن کی نماز اور ذکر قبول نہیں کرتا، ان میں سے ایک وہ ہے جو وقت گذر جانے کے بعد نماز پڑھتا ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے جو حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ پانچ چیزوں سے سرفراز فرماتا ہے، اس سے تنگدستی ختم کر دی جاتی ہے، اسے عذاب قبر نہیں ہوگا، نامۂ اعمال اسے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، پل صراط پر بجلی کی طرح گذرے گا اور جنت میں بلا حساب داخل ہوگا۔

نماز میں سُستی پر مصائب

جو شخص نمازوں میں سُستی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ مصائب میں مبتلا کرتا ہے، پانچ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں اور تین قبر سے نکلتے وقت۔

دنیاوی مصائب یہ ہیں کہ اس کے عمر سے برکت چھین لی جاتی ہے، اس کے چہرے سے صالحین کی نشانی مٹ جاتی ہے، اس کے کسی بھی عمل کا اللہ تعالیٰ اجر نہیں دیتا، اس کی دعا آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتی، نیکوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اور جو مصائب اسے موت کے وقت درپیش ہوں گے وہ یہ ہیں کہ وہ ذلیل ہو کر مرے گا، بھوکا مرے گا اور پیاسہ مرے گا، اگر اسے دنیا کے تمام سمندر پلا دیئے جائیں تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی۔

قبر کے مصائب یہ ہیں کہ قبر اس پر تنگ ہو گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، اس کی قبر میں آگ بھڑکائی جائے گی جس کے انگاروں پر وہ رات دن لوٹتا رہے گا، اس کی قبر میں ایک اژدہا مقرر کر دیا جائے گا جس کا نام شجاع یعنی گنجا ہو گا، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے ہوں گے جن کی لمبائی ایک دن کے سفر کے برابر ہو گی، وہ کڑک دار بجلی جیسی آواز میں میت سے ہمکلام ہو گا اور کہے گا میں گنجا اژدہا ہوں، میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نمازوں کے ضیاع کے بدلے صبح سے شام تک ڈستا رہوں، صبح کی نماز کے لئے سورج نکلنے تک، نماز ظہر ضائع کرنے پر تجھے ظہر سے عصر تک، عصر کی نماز کے لئے مغرب تک، مغرب کی نماز کی ضیاع پر عشاء تک اور نمازِ عشاء کے ضائع کرنے کی وجہ سے تجھے صبح تک ڈستا رہوں، اور جب وہ اسے ڈسے گا وہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا اور قیامت تک اسی طرح اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

اور جو مصائب اسے قبر سے نکلتے وقت حشر کے میدان میں جھیلنے ہوں گے وہ ہیں اللہ کی ناراضگی، سخت حساب اور جہنم میں داخلہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں جانے کا حکم دے گا وہ پوچھے گا، یا اللہ مجھے کس لئے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے؟ رب تعالیٰ فرمائے گا نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے۔

بعض محدثین سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا کہ تم یوں دعا مانگا کرو "اے اللہ! ہم میں سے کسی کی شقی اور محروم نہ بنا" پھر فرمایا جانتے ہو بد بخت محروم کون ہوتا ہے؟ کہا گیا کون ہوتا ہے، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو انسان تارکِ نماز ہوتا ہے۔

نیز فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے تارکین نماز کے منہ کالے کئے جائیں گے اور جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے، اس میں سانپ رہتے ہیں، ہر سانپ اونٹ جتنا موٹا اور ایک ماہ کے سفر کے برابر طویل ہوگا، وہ بے نمازی کو ڈسے گا اور اس کا زہر ستر سال تک بے نمازی کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل جائے گا، اللہ کے حکم سے اس کے جسم میں پھر سے گوشت آجائے گا اور اس طرح اس کو بار بار عذاب ملتا رہے گا۔

عمداً نماز ترک کرنے والا زانی سے بھی بدتر ہے

نیز یہ بھی مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں آئی اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اور توبہ بھی

کی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے کہ وہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرمائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تو نے کون سا گناہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں زنا کی مرتکب ہوئی اور جو بچہ پیدا ہوا میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام بولے، اے بد بخت نکل جا! کہیں تیری نحوست کی وجہ سے آسمان سے آگ نازل ہو کر ہمیں نہ جلا دے۔

چنانچہ وہ شکستہ دل ہو کر وہاں سے چل پڑی، تب جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے موسیٰ علیہ السلام! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو نے گناہ سے توبہ کرنے والی کو کیوں واپس کر دیا ہے؟ کیا تو نے اس سے بھی زیادہ برا آدمی نہیں پایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے جبرئیل! اس عورت سے زیادہ برا کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام بولے کہ اس سے برا وہ ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔

بعض صالحین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی مردہ بہن کو دفن کیا تو اس کی تھیلی بے خبری میں قبر میں گر گئی۔ جب سب لوگ اسے دفن کر کے چلے گئے تو اسے اپنی تھیلی یاد آئی، چنانچہ وہ آدمی لوگوں کے چلے جانے کے بعد بہن کی قبر پر پہنچا اور اسے کھودا، تا کہ تھیلی نکال لے، اس نے دیکھا کہ اس کی قبر میں شعلے بھڑک رہے ہیں، چنانچہ اس نے قبر پر مٹی ڈالی اور انتہائی غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، ماں! یہ بتاؤ کہ میری بہن کیا کرتی تھی؟ ماں نے پوچھا تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ وہ بولا میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں، اس کی ماں رونے لگی اور کہا تیری بہن نماز میں سستی کرتی رہتی تھی اور نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی۔ یہ تو اس کا حال ہے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر کے پڑھا کرتی تھی اور

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نماز کے وقت اللہ کا ایک فرشتہ لوگوں سے مخاطب ہو کر یوں اعلان کرتا ہے "اے آدم کی اولاد جو آگ اپنے اعمال کے ذرائع سے تم نے بھڑکائی ہے اسے بجھانے کے لئے اُٹھو"۔

اے اللہ! ہم تجھ سے نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے اور پابندی سے نماز پڑھنے کی توفیق طلب کرتے ہیں، تو ہم سب کو نیکیوں کی توفیق عطا فرما اور گناہوں سے بچنے کی طاقت عطا فرما بے شک تو مہربان، کریم، رؤف اور رحیم ہے۔ آمین ثم آمین۔

برائے ایصال ثواب:

تمام مسلمانوں کے لئے جو اپنے ربّ کریم سے جا ملے۔

مرحومہ عائشہ پروین، چاہ مہماں، بنارس

منجانب:

صوفی محمد نور الاسلام نورآنی قادری، گھگھرانی گلی، بنارس

اے بے نمازیو

کرتے نہیں نماز اَدا بے نمازیو
جاتی رہی ہے شرم و حیا بے نمازیو

غفلت میں ساری عمر گنوائی ہے کس لئے
کھوکر نماز کیا ہے ملا بے نمازیو

آقائے دوجہاں رہے عامل نماز کے
ہوتے نہ کیوں ہو دل سے فدا بے نمازیو

جنت کی لذتوں کا شراباً طہور کا
تم کو مگر نہیں ہے مزا بے نمازیو

خالق کا حکم ٹالو امید جناں ہے پھر
سوچو تو اتنا بہر خدا بے نمازیو

جاتا رہا ہے خوفِ خدا دل سے یک قلم
کرتے نہیں جو فرض اَدا بے نمازیو

دوزخ کی آگ جس سے کلیجا ہے کانپتا
پکڑے گی تم کو روزِ جزا بے نمازیو

جملہ برائیوں سے بچائے تمہیں نماز
فرماتا ہے تمہارا خدا بے نمازیو

توبہ کرو نماز پڑھو سر جھکاؤ تم
کرتے ہو کیوں نماز قضا بے نمازیو

توفیق دے نماز کی تم کو میرا کریم
عرفاںؔ کی یہ دعا ہے سدا بے نمازیو

☆☆☆ نتیجۂ فکر: ☆☆☆

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری رحمۃ اللہ علیہ

اپیل: مسجد نورانی مدینہ، چھتہ تلے، بنارس میں ہر روز دعا خوانی ونورانی بیانات کا پروگرام شب ۹/۳۰ بجے سے ۱۰/ بجے تک ہوتا ہے۔ لہٰذا شریک بزم ہوکر دین ودنیا کی بھلائی حاصل کریں اور ملت کے دردمند واہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ ہمارے اس دینی وتبلیغی کام میں بڑھ چڑھ کر مالی تعاون سے نوازیں اور ثواب جاریہ کے حقدار بنیں اور اپنے مرحومین کے لئے زیادہ سے زیادہ اس کتاب کو چھپوا کر ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم کریں۔

زرِ تعاون

نمبر شمار	نام	پتہ
۱	جناب الحاج صوفی محمد نورالاسلام نورانی قادری صاحب	دالمنڈی، بنارس
۲	حضرت مولانا سعید الرحمٰن صاحب، استاذ مدرسہ مجیدیہ	سرائے ہڑہا، بنارس
۳	جناب محمد ابراہیم سامی قادری نقشبندی ایوبی صاحب	سرائے ہڑہا، بنارس
۴	جناب جاوید حسن صاحب (چراغ علی)	دالمنڈی، بنارس
۵	جناب ریاست علی صاحب	کرن گھنٹہ، بنارس
۶	جناب امام الدین صاحب	سپت ساگر، بنارس
۷	جناب ریاض احمد نور صاحب	دالمنڈی، بنارس
۸	جناب محمد ارشد انصاری صاحب	دالمنڈی، بنارس
۹	جناب الحاج اشفاق احمد صاحب	چھتہ تلے، بنارس
۱۰	جناب شعیب اقبال صاحب	چھتہ تلے، بنارس
۱۱	جناب نصرت علی صاحب	چھتہ تلے، بنارس
۱۲	جناب ذوالفقار احمد صاحب	سپت ساگر، بنارس
۱۳	جناب توفیق احمد صاحب	سپت ساگر، بنارس
۱۴	جناب عبدالحمید صاحب	کچی باغ، بنارس
۱۵	جناب الحاج مقیم احمد و جناب محمد مسلم صاحبان	ندیسر، بنارس
۱۶	جناب محمد پرویز عالم و جناب محمد افروز عالم صاحبان	عالم گنج، سہسرام
۱۷	جناب سراج احمد و جناب فیاض احمد (مستان) صاحبان	دالمنڈی، بنارس
۱۸	جناب محمد عالم پرویز صاحب	روٹھا پرسی پور، بھدوہی
۱۹	جناب مختار احمد صاحب، فاروقی نگر	بجرڈیہہ، بنارس
۲۰	جناب ماسٹر سید یعقوب احمد صاحب	حوض کٹورہ، بنارس